خصوصیت کے ساتھ بات چیت ہوئی۔ احمد رشید صاحب سیکولر ذہن اور قلم کے مالک ہیں۔ "دی طالبان" نامی یہ کتاب انگلش لٹریچر تحریک طالبان کے متعلق میں سب سے زیادہ شائع ہونے والی اور پڑھی جانے والی کتاب ہے۔ جس کے امریکہ اور لندن میں کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ کتاب میں تحریک طالبان کے ساتھ انصاف نہیں کیا گیا۔ اور انکے بارے میں طرح طرح کے منفی الزامات بھی لگائے گئے ہیں۔ مصنف کے اس رویہ پر مدیر الحق جناب راشد الحق صاحب نے کتاب کے مصنف کے ساتھ طویل بحث و تمحیص کی۔ اور دینی حلقوں کے جذبات کو مجروح کرنے پر کتاب کے مصنف سے احتجاج کیا۔ دار العلوم حقانیہ اور حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مد ظلہ کے متعلق بھی صفحہ نمبر لکھا گیا ہے۔

لاطینی امریکہ برازیل کے اخباری نمائندے کی آمد :

۲۵ جولائی کو دار العلوم حقانیہ میں برازیلی اخبار کے بیورو چیف پاکستانی صحافیوں کے ساتھ حضرت مولانا مد ظلہ سے انٹرویو کے لئے تشریف لائے۔ آپ نے انٹرویو میں تحریک طالبان' دینی مدارس' دہشت گردی' اسامہ بن لادن اور دیگر عالم اسلام کے اہم مسائل پر سوالات کئے۔ مولانا مد ظلہ نے تحریک طالبان اور عالم اسلام کا موقف بھرپور انداز میں ان کے سامنے پیش کیا۔ اور امریکہ کی منافقانہ اور متضاد پالیسی پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

ہفت روزہ "ندائے ملت" کا حضرت مولانا سمیع الحق صاحب اور دار العلوم حقانیہ کے بارے میں خصوصی رپورٹ :

۱۹ جولائی بروز بدھ کو معروف اردو میگزین "ندائے ملت" نے انتہائی اہمیت اور خصوصیت کے ساتھ حضرت مولانا مد ظلہ اور دار العلوم حقانیہ کے بارے میں انتہائی اہم فیچر اور انٹرویو شائع کیا ہے۔ اب تک پاکستانی پریس میں دار العلوم حقانیہ کے بارے میں یہ سب سے زیادہ مفصل رپورٹ لکھی گئی ہے۔ یہ انٹرویو اور رپورٹ ندائے ملت کے رکن ادارتی تحریر جناب انوار حسین ہاشمی نے مرتب کی ہے۔

دار العلوم میں تاجکستانی طالب علم محمود جان کی حادثاتی شہادت :

۱۹ جولائی کو دار العلوم میں ایک المناک حادثہ ہوا۔ تاجکستان سے تعلق رکھنے والے طالب علم محمود جان جو اپنے ہاسٹل "احاطہ ماء وراالنہر" کی چھت پر ٹہل رہا تھا کہ اچانک اس کا پاؤں پھسل گیا اور نیچے عید گاہ کے لوہے کے جنگلے کے ساتھ ٹکرا گیا اور اس کے سر میں شدید چوٹ آئی۔ فوراً اس طالب علم کو مولانا حامد الحق صاحب طبی امداد پہنچانے کے لئے ڈاکٹر کے پاس لے گئے۔ فوری علاج معالجے کے بعد ڈاکٹروں کے مشورے کے بعد اسے واپس دار العلوم لایا گیا لیکن آخرِ شب میں اچانک اس معصوم طالب علم نے جان جانِ آفریں کے سپرد